# 36748 ـ کیا بیوی سے مشورہ کیا جائے اور اس کی تجاویز سنی جائیں

**سوال**

بیوی کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جائے آیا اس کی تجاویز سنی جائیں اور اس سے مشورہ کیا جائے گا یا نہیں ؟
میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ میری رائے ہے کہ عورتیں دل سے نصیحت کرتی اور تجاویز پیش کرتی ہیں نہ کہ اپنی عقل سے، اس لیے کس حد تک آدمی کو اپنی بیوی کی نصیحت سننی چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء ( 19 ).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

" تم عورتوں سے حسن سلوك کیا کرو..... چنانچہ عورتوں سے حسن سلوك کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5186 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1468 ).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 3895 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح الجامع حدیث نمبر ( 3314 ) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ بیوی سے مشورہ کرنا اور اس کی نصیحت کو سن کر اسے قبول کرنا حسن معاشرت کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اور اس سے بیوی کی دلجوئی بھی ہوتی ہے، اور اس سے بیوی یہ محسوس کریگی کہ اس پر بھی اپنے گھر کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اور وہ بھی اپنے خاندان اور بچوں کی ذمہ دار ہے، خاص کر جب آدمی کو اپنی بیوی کے تجربہ اور حکمت و عقل کا تجربہ ہو، اور وہ دیکھے کہ بیوی معاملات میں بڑی

باریك نظر رکھتی ہے، اور جلدباز نہیں، اور نہ ہی وہ جذبات کی رو میں بہنے والوں میں شامل ہوتی ہے.

پھر بیوی سے مشورہ کرنا اور اسے قبول کرنا افضل ہے یا کہ ایسا نہیں یہ چیز موضوع کے اعتبار سے ہوگی جس میں عورت کا مشورہ لیا جائے، اور اس کی نصیحت پر کان رکھا جائے کہ آیا کہیں اس مسئلہ اور موضوع میں اس کی رائے کے پیچھے جذبات تو کارفرما نہیں.

اور پھر خاوند اور بیوی کے حالات مختلف ہونے کی بنا پر بھی یہ چیز مختلف ہوگی کہ وہ کتنا ضبط کر سکتے ہیں.

جب آدمی کے لیے بیوی کی بات اور اس کی رائے رد کرنے میں مصلحت ہو یا پھر بیوی کا مشورہ غلط ہو تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے قبول نہ کرنے میں نرمی سے کام لے، اور بیوی کی رائے کو بےوقوفی مت قرار دے، یا اس کی نصیحت کو ردی نہ کہے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ حسب استطاعت اس سلسلہ میں صحیح وجہ کو سامنے رکھے اور بیان کرے.

آپ صلح حدیبیہ کے واقعہ پر غور کریں کہ اس واقعہ میں کیا ہوا تا کہ آپ کو ایك عقلمند اور حکمت رکھنے والی عورت سے مشورہ کرنے کی قدر و قیمت معلوم ہو سکے، کیونکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی کہ اس سال واپس چلے جاتے ہیں اور مکہ میں داخل نہیں ہونگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا:

" اٹھو اور قربانی کے جانور ذبح کر دو "

راوی بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ان میں سے کوئی شخص بھی نہ اٹھا، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی حکم دیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں اٹھا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس خیمہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں کی جانب سے آپ کو جو کچھ پیش آیا وہ بیان کرنے لگے تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا:

" اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ایسا کرنا پسند فرماتے ہیں ؟!

تو پھر آپ جائیں اور ان میں سے کسی کے ساتھ بھی کلام مت کریں، بلکہ آپ خود اپنی ہدی کا جانور ذبح کر دیں، اور سر مونڈنے والے کو بلا کر اپنا سر منڈا دیں "

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا تو باقی لوگوں نے بھی اٹھ کر اپنی ہدی کے جانور ذبح کر دیے "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں مشورہ کرنے کی فضیلت پائی جاتی ہے کہ کسی فاضلہ عورت سے مشورہ کرنا جائز ہے " اھـ

اور آپ موسی علیہ السلام کے قصہ پر بھی ذرا غور کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کس طرح موسی کی فرعون کے گھر میں پرورش کی، اور آسیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مشورہ کتنا بابرکت تھا:

اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور فرعون کی بیوی کہنے لگی: اسے قتل مت کرو، یہ میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈك ہے، ہو سکتا ہے ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اور یہ ہمیں فائدہ دے، اور انہیں شعور بھی نہیں تھا القصص ( 9 ).

اور اسی سورت میں مدین کے چشمہ پر دو عورتوں کا قصہ بھی بیان ہوا ہے، ان میں سے ایك نے اپنے باپ سے کہا:

اے ابا جان یقینا جسے آپ مزدور اور ملازم رکھیں وہ طاقتور اور امانتدار ہونا چاہیے القصص ( 26 ).

دیکھیں اس عورت کی عقلمندی کو اور اس کے علم کی فروانی کتنی تھی کہ اسے ملازمت کی اہلیت کا کس قدر علم تھا اور کام کاج میں امانت کی حفاظت کا کتنا شعور رکھتی تھی، اور پھر اس مشورہ کا اس گھر پر کتنی برکت نازل ہوئی تھی.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .